

روزنامہ
جولائی ۱۹۴۲ء

منکار

مجلس المصنفین کا علم
برس دایرہ ماہوار می

میں تہ

شیماں ہئی

پانچویں سالانہ

وفیق الرحمن

”جلد ۵“ ماہِ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ مطابق ماہِ جولائی ۱۹۴۲ء ”عدو ۱“

مضامین

شذرات	سید سلیمان ندوی	۴ - ۲
عہد نبوی کے عربی ایرانی تعلقات	جناب ڈاکٹر محمد تمیذ اللہ صاحب استاد جامعہ نعیمیہ	۲۴ - ۵
قصہ الحق،	پروفیسر سید نواب علی حسینی سابق وزیر تعلیم جوگندہ	۳۰ - ۲۳
بنو امیہ کے عہد میں نشر کا سرمایہ،	جناب سعود بن حسینی متعلم ایم اے کلکتہ یونیورسٹی	۳۸ - ۳۱
بیدل اور تذکرہ خوشگور،	جناب قاضی عبدالودود صاحب بیر شریٹ	۵۲ - ۲۹
رومانیہ کے مسلمان،	”م“	۵۶ - ۵۳
اندلس کا دماغی ترک کتب خانہ اسکوریا میں،	”ع“	۶۰ - ۵۷
اجار علیہ،	”ر“	۶۳ - ۶۱
مردان حق کی تلاش،	جناب یحییٰ اعظمی،	۶۵ - ۶۴
منکر خدا سے،	جناب حسرت تریزی۔ بی اے ایل ایل بی،	۶۶ - ۶۵
یادگارِ انکس،	جناب انکس مراد آبادی،	۶۷ - ۶۶
جذبات اثر،	جناب اثر رحمانی رامپوری،	- ۶۷
محمد علی کی خود نوشتہ سوانح عمری کا کچھ حصہ،	”ص ع“	۷۵ - ۶۸
مطبوعات جدیدہ،	”م“	۸۰ - ۷۶



بیدل اور تذکرہ خوشگو

از

جناب قاضی عبدالودود صاحب بیرسٹر

(سلسلہ مئی ۱۹۲۲ء)

سفینہ خوشگو کی تیسری جلد میں خوشگو کا ترجمہ نہیں لیکن دوسرے شعرا کے تراجم میں ضمناً خوشگو نے اپنے حالات لکھے ہیں، اُس کا وطن متھرا تھا، سال وفات معلوم نہ ہو سکا لیکن قرائن کہتے ہیں کہ گیارہویں صدی کے اواخر یا بارہویں کے اوائل میں پیدا ہوا ہوگا، سرخوش اور گلشن کی شاگردی کا اُس نے اقرار کیا ہے، لیکن باوجود اس غیر معمولی عقیدت کے جو اُسے بیدل سے ہے، اُس نے مصر، الفاظ میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ میں بیدل کا شاگرد ہوں، اس سے خیال ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ شاگرد نہ تھا۔ سفینہ خوشگو کی تیسری جلد جس میں معاصرین کے حالات ہیں، بہت کیاب ہے اور ہندوستان کے

۱۔ سفینہ ترجمہ بے کس، قدرت اللہ شوق نے بندر ابن (ضلع متھرا) وطن لکھا ہے ۲۔ "راقم خوشگو اول در عمر چارہ سالگی مشق خود را بہ نظر اصلاحی گذرانید از روسے کمال عنایت تخلص خوشگو عنایت فرمود" برفیقہ حقوق پدرانہ دارد ترجمہ سرخوش ۳۔ گلشن کی "بندگی خاص و شاگردی" کا اعتراف کیا ہے، ان کا ترجمہ اس بیت سے شروع ہوتا ہے، ۴۔

گلشن منی جناب شیخ سعد اللہ ما قیلہ ما، میر ما، استاد ما و شاہ ما

۵۔ آرزو نے جن سے اصلاح لینے کا خوشگو کو قرار ہے، مجمع النفائس میں لکھا ہے:-

"استفادہ بسیار از بے دل و سرخوش و گلشن نمود از مدت بہت و پنج سال بر این بیچ ماں ربط کلی بہم بندہ دایں عاجز ہم در بیت ادبہ تقصیر از خود را نمی نہ شود و نیست"

ی مشہور کتب خانے میں کتب خانہ مشرقیہ باکی پور کو چھوڑ کر اس کا کوئی نسخہ نہیں نسخہ باکی پور کی کتاب
اشیاء میں ہوئی ہے اور غالباً اس کا مستقل نسخہ کوئی ایسا نسخہ تھا جو میر عبد الولی عزت کی نظر
سے گزر چکا تھا، کاتب نے ان حواشی کو بھی نقل کر لیا ہے جو عزت نے لکھے تھے، یہ صحیح نہیں کہ سفینہ
تنگو عشرہ ششم میں تمام ہوا ہو، اس میں بعض واقعات اس کے بعد کے بھی درج ہیں،

جلد ثالث میں بیدل کے حالات اور ان کی طرف اشارات دوسرے شاعروں کے تراجم
بھی ملتے ہیں

مریان بیدل، اعظم شاہ، نقاد سخن و قدر دانِ این فن، بے غول، راسخ، سالم، شہرت شعرا
رگاہ اویند و بار بار بہ صمد ہائے گراں مذاق و نیاز یافتہ اندامیاں سرخوش در جنگ نامہ احوال او گفتم
مرزا بے دل صاحب بریں و بیت صا و کردہ اند:

ز تمشیر و بے نہ می دانستے کہ ایر وے معشوق پنداشتے
نہ بود از سیاہی فوجش ہر اس کہ کرے خط و خالِ خوباں قیاس
خوشگو نے تاریخ ذیل اعظم شاہ کے نام لکھی ہے ہر ہٹا ہٹا بھاگیا، لیکن اس سے ۱۰۹۱ نکلتا ہو
رہا کہ اسے غلطی سے لکھیں تو ۱۰۹۵ برآمد ہوگا، خوشگو کے قول کے مطابق ۱۰۹۴ نکلتا چاہئے یہ دو شعر بھی
اعظم شاہ کے ہیں،

غمی بس است بروئے اجل فضا نیست سرے سینہ ما خانہ نزو نیست
راہ نگاہ راز من از ہمہ باب بستہ روز و قطارہ راشب و خواب بستہ
عاقلاً خاں رازی تخلص عسکری نام تھا، صاحب ثنویات و دیوان، آخر عمر میں صوبہ دار شاہجہاں

لے وفات تحقیق عظیم آبادی لے کہیں خلاصہ در کہیں اصل الفاظ نقل ہوئے ہیں تعظیمی الفاظ اکثر کمال دے گئے ہیں
اعظم شاہ کی ایک فارسی تاریخ اعظم جہاد کن، بھی سفینہ میں ہے اس سے ۱۰۹۴ نکلتا ہو سکے مارلا میں ہے دقیقہ عینہ

”خود رائے کے از اغواث و اقطاب زمانہ می دانست، حضرت میرزا بے دل از صحبت سے اس ہمہ سامان استادی و تصوف ہمہ رسایند، و ہر گاہ شعر میرزا را احسن و تحسین می فرمود میرزا بے خواست و تسلیم، بجائی آورد، این معنی از روئے حرمت و بزرگی بودند از راہ نشان امارتش، و دوسے مژہ شیخ برہان شطاری برہان پوری بود، چنان چہ ملفوظات شیخ بزرگوار خود نوشتہ،

سال وفات ۱۱۰۰ء، بے دل نے ایک غزل لکھی، جس کے ہر مصرع سے تاریخ وفات نکلتی ہے،
 شکر اللہ خاں، خاکسار تخلص، ساداتِ خواف سے تھے اور عاقل خاں رازی کے داماد، صاحبِ دیوان
 ہیں اور شرحِ ثنوی مولوی کے مصنف، عالمگیر کے زمانہ میں گردشاہ جہاں آباد کے فوجدار تھے، وفات
 ۱۱۰۰ء شکر اللہ خاں، شاکر خاں، کرم اللہ عرف عاقل خاں پسرانش مدتِ مدید بعد پدر خود بودند
 و خدمت گاری میرزا بے دل صاحب می نمودند۔

۱۲۱۷۶۷

۱۱۰۰

عاقل خاں عاشق تخلص، کرم اللہ، خلف شکر اللہ خاں، و دختر زادہ عاقل خاں رازی صاحبِ دیوان

کے صاحبِ دیوان شاگرد تھے اور ان کے طرزِ خاص، اور انہی کی زبان میں شعر کہتے تھے، ”در جمع

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰) کہ والا شاہ بیان عالمگیری سے تھا، دوسرے عہدوں پر مامور رہنے کے بعد ۱۱۰۰ء جلوس میں بخشی گری تن تھا، اور سال ۱۱۰۴ء میں صوبہ دار شاہ جہاں آباد ملی، شاہ برہان الدین رازا الہی سے بڑی محبت رکھتا تھا، رازی تخلص کی یہی وجہ ہے ۱۱۰۰ء تا ۱۱۰۴ء میں ۴۰ سال تک بے دل کے کلیات سے بھی ۱۱۰۰ء ثابت ہوتا ہے ۱۱۰۰ء ایک نہیں دو غزلیں ایسی لکھی ہیں، ایک غزل کے بعض مصرعے خوش گونے بھی نقل کئے ہیں، یہ ہے،

تیکہ گاہِ صاحبِ عرفاں نما
 برکتِ دیں ستودہ انسان نما
 ساکے درگشورِ امکاں نما
 رابطہِ قلمِ ہندستان نما
 ہمدی جم جاہِ عاقل خاں نما

ولے پیوند سخن بجاں نما
 رفت از آفاق لطفِ عدل و داد
 قلمِ قطبِ قطبِ حقائقِ باریت
 مجمعِ اسنادِ بے شیرازہ شد
 ہادیِ انوارِ لطف از دیدہ رفت

۱۱۰۰ء آزاد نے سرو آزاد میں سالِ وفات ۱۱۰۰ء لکھا ہے، اسکی تحقیق آئندہ کی جائے گی،

شاگردانِ آں حضرت رتبہ خلافت داشت "عہد بہادر شاہ میں دیوان صوبہ لاہور تھے،
 "غزلے در شکوہ ویر نویسی خطوط بہ خدمت مرزا فرستادہ بود، آں جناب بعد مطالعہ فرمود
 کہ فکر عاشق ہمہ مشوقانہ افتادہ، و او خود پایہ فکر از ماہم گذرانیدہ، لیکن چون خاطرش عزیز است
 موافق استدعائش اصلاح لفظ در مطلع او ہم باشد و مطلع این است۔"

زمانہ می کند آں آشنایے ما از مادرش پرست کہ خالی ست جلایے ما

مرزا صاحب بجایے لفظ آشنایے ما، بے وفایے ما رسانیدہ۔"

عین جوانی میں ۱۱۲۳ھ میں انتقال کیا، مرزا وفات کی خبر سے دیر تک اٹکبار رہے،
 "نواب ذوالفقار خاں کہ مبلغ دو صد اشرفی بہ خدمت میرزا نیاز گذرانیدہ بود، ہمہ آں را بہ
 عاقل خاں بختیدہ بودند کہ در آں وقت از طرف خرج معسر بود۔"

منعم خاں خان، منعم تخلص، بہادر شاہ کے وزیر کل، الامامات منعی، مکاشفات منعی وغیرہ
 مصنف، وفات ۱۱۲۳ھ،

"ووقتے این سہ بیت کہ تازہ گفتہ بود پیش میاں صادق، القاخاندہ، وایشان نقل کرد۔"

بعد ازاں مرزا بے دل و دیگر شعرا بہ جواب آں پرداختہ اند،

چہ شد گر منقسم فرماں دایے ہفت اقلیم	حروف سکھ ام اما در بند زرد و سیم
من از صحرانوردان جنون قدر در گردا	بیاباں می کند از گرد باد انداز تعظیم
سپندم، شعلہ ام سوز دل پروانہ عشقم	کہا میں شمع محفل سوختن ہا کرد تعظیم

۱۔ اس کے متعلق میرزا کا کوئی خطر قاتل بیدل کے مکتوبہ اور قلمی نسخوں میں نہیں ملے ان کا دماغ خواب تھا جو نگو
 لکھا ہے۔ "فیرمیں شعرا دادہ بود بہ طلب ایشان رفت، فرمودند شاعر نامرعی بود خود گذشت بے دل قدسے و توفیق
 داشت اہم مرد و حال شاعر منم، ایں زر کہ ناحق در ضیافت صرف می کنی، یہ سن وہ کہ در شراب شاہ صرف کنم،

نظام الملک، شاگرد بے دل، ”ہر گاہ بہ خانہ مرزا قشربے می آمد، میرزا شرائط استقبال بجا آمد، ہم دست شدہ، اندرون دولت خانہ می برد، وصیبت رنگیں می داشت، وازا قسام طعمہ حلوائے میٹھ مرغ بہ مذاقش گوار افتادہ، بہ میرزا اکثر فرمائش آں می نمود، در وقت رخصت چوں مرزائے مرحوم کتابے از قدما مثل کیمیاے سعادت و نفحات و دیگر ازیں عالم ہی گذراندی گفت ایں کتب ذخیرہ ہا در خانہ دارم، از تبرکات تصنیفات خود عنایت کیند و کتب و سفائن دست خط میرزا با خود می برد“

معاصرین و اصحاب میرزا، سرخوش، فقیر خوشگو شاہ گلشن، او سیدہ برانگشت کہ ایشان را بریں پتہ باید آورد کہ بہ خانہ میرزا بے دل رفتہ صحبت دارند کہ ملاقات دو صاحب کمال فائدہ ہا دار، چہ از مدت ممتد بنابر بعضی اسباب در میان ایں ہر دو بزرگ جدائی بود، شنیدہ فرمود ”ہوس تاشا جنگ فیلاں دارید، ایں مطلع گفت دیش ایشان خواند،

از فضل حق ز ہر دو جہان م گرفتہ ایم یک در گرفتہ ایم و چہ حکم گرفتہ ایم
فرمود فضل حق ہمہ جانی باید آلا دریں بیت“

(خوشگو نے لکھا ہے کہ آرزو اس اعتراض کو غلط سمجھتے ہیں) سال وفات ۱۱۲۶ھ فضل حق نے جوڑ لکھا ہے
ایر د بخش رسا، سوت کے شاگرد تھے اشیعہ سے سنی ہو گئے، سنی تخلص رکھا،

۱۔ سرخوش کلمات الشرائع لکھتا ہے، فقیر اشارہ میاں نامر علی چند بیت ایشان یعنی بیدل) را از رو خوشی پیش معطر رسانیدہ مطلع برجستہ ساختہ اگر چہ ایشان شنیدہ مخطوط نہ شد نہ از روے غیرتے کہ تلامذہ رجن را باشند بد بردند، اما از منصف و عزیزان نازک ہم بسیار پسند ”حکایتی در محیط اعظم میرزا بیدل بہ یازدہ بیت تمام کردہ بودند، فقیر در دو بیت رباعی بہ فصاحت تمام درست نمود سرخوش نے مرزا کی تعریف بھی کی ہے ”سر آمد سخنوار کمال استاد فن امروز شاہجہاں آباد کو س رستمی می نواز دوداد سخنوری می دہد، در فقر و کل باشا وقت خود“ لے ان کے نام کے کئی خطرقعات بیدل میں ہیں، جہاں تک مجھے یاد ہے، ایک صاحب نے بہارستان سخن کے حوالے سے لکھا تھا کہ نامر علی نے ایک شعر لکھا تھا جس پر انھیں بڑا ناز تھا، میرزا کے اشارے سے انکے شاگرد عبرت نے اس کا جواب لکھا تھا،

”بے دل کہ ہائیشان بیار بودی فرمودند کہ روزے در اثناے محبت یا دے گفتم کہ مارا در آخر تنگس
شما لفظ ”ی“ نہی آید، نظر بہ قامت در از خود رسا مقرر سازید، قبول نمود و بر خاست و تسلیم کیا آورد“

وفات ۱۱۱۹ھ

میر محمد زماں راسخ، ”با بے دل خیلے مربوط ہونے میر و مرزا حاجی اسلم، سالم و حکیم شیخ حسین
شہرت در گجرات بہ لشکر شاہی با ہم ہم طرح بودہ اند“ وفات ۱۱۱۹ھ

ناصر علی سال وفات بے دل نے ”رنگ ناز شکست“ سے نکالا، ۱۱۱۹ھ

ناظم خاں فاضل قمی ایران سے سندھ آئے، سندھ سے دہلی، ناظم خاں خطاب فرخ سیرنے دیا،
شاہنامہ کے مصنف ہیں، اوائل عہد محمد شاہ میں وفات پائی،

حاجی محمد اسلم، اسلم، اعظم شاہ کے گجرات میں نوکر رہے تھے، اعظم شاہ کے مقتول ہونے کے بعد
وارد دہلی ہوئے، بے دل سے اخلاص قدیم تھا، ملنے کے لئے آئے، شعر و سخن کی محبت رہی، بیدل نے
چند شعروں سے، سالم نے کہا،

”اے ہمہ شنیدم، اے چہ دریں روز ہا بر حاشیہ نوشتہ شد از آن ہم باید خواند و غرض ازیں دا
کہ ترقی فکر معلوم کند، مذاقش ازیں جا تصور باید کرد کہ با ہم چو مرزا بے دل ایں قسم حرف زدہ و مرزا
مرحوم در تمام عمر دیوان کسے بہ تلاش طلب نہ فرمودہ، مگر دیوان حاجی کہ چند شبانہ روز در مطالعہ دا
وفات ۱۱۱۹ھ

نعمت خاں عالی، ”مرزا بیدل ہر گاہ نامش بر زبان می آورد، بہ خطاب حاجی یحوی یاد می فرمود“
وفات ۱۱۲۳ھ

آقا ابراہیم، فیضان، پسر آقا محمد حسین خاں، نابجی، اکثر وفات در خانہ اوجیح شعرا می بود، میرزا بیدل

صاحب را طلب می داشت، و ضیافت می نمود، صحبت می رانگیں واقع می شد، فقیر مولف خوشگو
ریزہ چین فیوضات آن مجلس است " وفات ۱۲۳۵ھ۔

مرزا حسن، ذوالقدر تخلص، اوائل در سرکار شجاع و در فرقہ سپاہیاں انتظام داشت، و بابے دل
از مغربن محض و ہم طرح بود.... فقیر اور ادراک کمال پیری کہ از نو دستاویز بود در مجلس مرزا مغفوریدہ ام
وفات ہمد فرخ سیر میں ہوئی،

حسین شہرت، بابے دل در سرکار اعظم شاہ یک جاگزرا نیدہ " تاریخ وفات ۱۲۳۵ھ شہرت
سے نکلتی ہے،

خواجہ عبداللہ ساقی، اعظم شاہی، از یاران بے دل،
علمت اللہ بے خبر، از صحبت وے بیار محفوظ شدند، آزاد بلگرامی کے حوالہ سے بے خبر اور
بے دل کی ملاقات کا حال لکھا ہے جو یہ بیضا اور سر و آزاؤ میں موجود ہے،
تلامذہ و مستفیدان بے دل، معنی یاب خان شاعر، از شاگردان رشید، ہمیشہ خدمت متعلقان
بے دل ہی کرد، و بہ سبب او ہنگامہ عوس گرم بود، مرزا بیار نش می خواستند، از روے عنایت عصا
شمیرے بہ او بخشدہ بودند، چنانچہ تا حال بہ دست داشت " وفات ۱۲۳۵ھ،

محمد حسن سامع، بیدل سے فیض یاب ہوئے، علی التواتر بہ خدمت ایشان می رسید و مستفید
می شد، لیکن بعد وفات بے دل شاگردی شہرت کی وجہ سے بے دل کے حقوق شاگردی کو بالکل
فرا موش کر گئے،

گر بخش حضوری، بابے دل سا لما صحبت داشته مشق سخن بہ کمال رسانیدہ "۔
میر محمد حسن، ایجاد، اعظم شاہ کے لشکر میں تھے، درآں جا بابے دل و سالم و گلشن صحبت ہے
لے خوشگو کہتا ہے کہ یہ مادہ تاریخ میرا جو، لیکن یہی سرد آزدین بھی ملے ایجاد کے نام کا خطر قعات میں ہی، ان کی
سفارش بھی ایک امیر سے کی تھی،

مستوفی داشتہ، شاگرد بے دل، تخلص بے دل کا عطیہ، وفات ۱۱۳۲ھ،

میر عبد الصمد سخن، سخن تخلص از بے دل یافتہ، اوائل میں شاگرد تھے، وفات ۱۱۴۱ھ

شیخ عصمت اللہ کمال، "از بے دل تخلص یافتہ، روزے جدھر خردے خوش اسلوب از ساخت
برہان پور نذر ایشاں آورد، مرزا فرمود ترکیب میں جدھر بہ نشان برہان پور برہان قاطع ست کمال
نظر بر رعایت دو یہام دریں رعایت کردہ، تصدیق گردید، وہے چوں ہم را منصب داران قلیل بعثت
بسری بر دور وئے... در شکوہ لم قراری خوش بر خواند

فلاطون گریا میدی شود عاجز بہ تدبیرم کہ منصب آتشیں آغے شد و جاگیر جاں گیرم
ہماں دم آں حضرت بجائے آتشیں، لفظ آتشک رسائندہ اصلاح فرمودند، وفات عہد فرخ یسز
حافظ محمد جمال، تلماش، از تخلص یافتگان بے دل، در عہد عالم شاہ دیدنش می شد، میرزا بیدل
ازیں پیش مخطوط بودند،

بروز عید ہر شاہ و گدا کم می کند خود را تورفتی بر سمند ناز و من از خوشین رنم
احمد عجمت، مرزا بے دل را توجہ خاص با او بود، چنانچہ برکت انفاں مبتکر ایشاں بہ پایہ فکری
رسیدہ، تخلص از آں جناب یافت، وفات ۱۱۳۵ھ، از سانحہ اوتا دیرے اشکبار بودند
سید مرتضی قانع، "گویند شاگرد بے دل" میر معصوم وجدان، چندے شاگرد بے دل۔
محمد اشرف، حسرت، ہر علی بے کس، سری گو پال تیز، محمد پناہ قایل، تلامذہ بے دل،
محمد عطاء اللہ عطا تخلص، از ساکنان مردمہ مراد آباد بود، طبع رسا داشتہ، در عہد مبارک محمد شاہی
بہ توجہ... رے صاحب اندرام، تخلص بہ خطاب خانی سرقزی یافتہ، از شاگردان مرزا بے دل بود
طبعش بہ لطافت و ظرافت بیشتر میل داشت، ہر گاہ در بزم شریفش باری یافت، مرزا سے مرحوم

لہ سخن کے نام کے خط بھی رقعات میں ہیں ۱۱۳۵ نکات الشعراء میں بھی عطا کا ترجمہ ہے،

برائے خاطر او اشعار موصدقہ موقوف نموده، ہزلیات درمیان می آورد، و اکثر می فرمود، استحقاق تیغ و تلخ دیوان ہزلیات عطا دارد، و قہر مرزے مغفور، قلم دلنے و بیاضی کہ از ہنر منتخب خود نوشته بود بہ اوعایت فرمود، این رباعی در شکر آن گذرانید:

بے دل شہ اقلیم کمال ہر فن از گوشہ چشم تا نظر داشت بہ من
از روے عنایت قلم دان و بیاض فرمود مرا وزارت ملک سخن
بہ ہمہ حال مرد عزیز نہ بود، حرکات نکلیں از و سری ز دوزینت مجلس با بود، روزے تایید وفات
میرزا بے دل در مجمع شعری خواند و می گفت صفت آنست کہ در وزن خالق باری گفته ام:
عبدالقادری بے دل رفت، در سال ہزار و صد و سی و ششم در دار الخلافہ بہ رحمت حق پیوست، و ان
و فاش رونق مجمع عرس میرزا بر ہم خورد و اشعارش کم بدست آمدہ این قدر بہ یاد ماندہ:
بر خور واریگ فروی، شاگرد بے دل وفات ۱۱۹۰ھ "در احمد آباد بہ سبب زکری... بادشاہی

بسیار ماندہ"

شاہ گلشن، "اکثر بہ زبان می راند کہ در زمانے کہ... بے دل صاحب سی ہزار بیت شدہ،
در فکر سخن ترقی کرد، میاں ناصر علی از ترقی باز آمدہ بہ ہر قدر کہ نصیب گرد، در ساخت بن تاژ
بہ فکر آمدہ بودم، این ہر سہ دوریکے بود، میرزا بے دل تخلص من گلشن بہ ایشان، و تخلص سخن بہ
میر عبدالصمد بہ یک روز عنایت کردہ، "وفات جمادی الاولیٰ ۱۱۴۰ھ" بحالے گلشن بہشت آباد
سے تایید نکلتی ہے،

سکھراج سبقت، وطن اصلی نواح کھنوا، آبا و اجداد اسد خاں وزیر کے ذکر تھے، سبقت بہت

سلطہ میاں پر کوئی لفظ معلوم ہوتا ہے کہ پھوٹ گیا ہو، آرزو نے مجمع النفاس میں گلشن کی زبانی کھا ہوا کہ میرزا تخلص بہ من داؤ
چوں نسبت گل و گلشن (شاہ گل ان کے پیر تھے) ملاحظہ کردم اختیار نمودم، و شاید دوسرے جات تفسیر تبدیل در اشعار میں کردہ باشند

علوم میں دستگاہ رکھتا تھا، اور فنون سیاق میں یگانہ آفاق تھا، ”از شاگردان بے دل بود و میرزا
اکثری فرمودند کہ سبقت بر جمیع ہندو بچگان فائق ست“

کچھ دنوں سید اسد اللہ خاں معروف بہ نواب اویا، عمہ زادہ سید قطب الملک کامیر سامان
اور دیوان رام، دکن کی لڑائیوں میں امیر الامرا حسین علی خاں کے ساتھ شریک تھا، امیر الامرا کو داؤد خاں
پر جو فتح ہوئی تھی، اس کے حال میں سات سو شعروں کا جنگ نامہ لکھ کر پیش کیا تھا، اور پانصدی
منصب پر سرفراز ہوا تھا، ہنگامہ سادات کے رفع ہونے کے بعد مالوہ میں تین سو سواروں کا بچا
تھا، راجا گردھر بہادر سے جن کا ملازم تھا جھگڑا ہو گیا، اسی میں قتل ہوا، ”کر و کھراج زما سبقت
سے تاریخ وفات ۱۱۳۸ھ نکلتی ہے، دیوان میں دسہزار کے قریب شعور تھے، ضائع ہو گیا،

”فقیر خوشگوار عنفوان شعور بہ خدمت بندگی داشتہ، و رسائل عروض و قافیہ و معاد اکثر
دواوین تازہ گویان پیش او گذراند، چوں نسبت ہم عمری داشتیم، بے تکلفانہ توجہ نمود“

مغل خاں صفت و قابل، شاگرد، وفات بے دل کی تاریخ ختم کلام سے نکالی ہی لیکن یہ
”کا اضافہ کرنا ہو گا، از سر بنیائی دل گفتہ شد ختم کلام“ وفات ۱۱۴۲ھ،

میر محمد علی، راج، شنیدہ شد کہ او شاگرد غائبانہ میرزا بے دل ست، و برے گویند شاگردی
میر محمد زماں را سنج کردہ“

اتندرام، مخلص، اوائل میں بے دل کے شاگرد، شیورام داس جیا، شاگرد، وفات ۱۱۴۴ھ
حکیم چند ندرت، ”بارہا صحبت بے دل، و دیگر شعراے نام دار یافتہ“

۱۔ اردو کے بھی شاعر تھے، ملاحظہ ہو تذکرہ فتح علی خاں گردیزی ۱۷۷۰ قریب مخلص کی مرآۃ الاصطلاح
دیامرۃ الاصطلاح اس وقت نام ٹھیک یا نہیں، جس میں بہت سے شاعروں کا ذکر آگیا ہے، بے دل کے ذکر
خالی نہ ہوگی، لیکن اس میں بے دل کے متعلق کوئی بات نہیں ملی،

نصرت کشمیری الاصل، متوطن لاہور، بے دل کی یہ بیت خود دیوان میں ہو، لاہور میں نصرت کے نام سے مشہور ہے،

چشم پوشیدہ تو اں کر سفر
چہ قدر راہِ قنا ہموار ست

جلد ثالث کا قلمی نسخہ غلط سے خالی نہیں، لیکن غلط اتنے زیادہ نہیں جتنا ترجمہ بے دل کی نقل کو دیکھ کر میں سمجھا تھا، یہ نقل ایک عربی کے قانع تحصیل طالب العلم نے کی تھی، اور کتابت کے بعد یک بار میری ہدایت کے مطابق اصل سے اس کا مقابلہ بھی کر لیا تھا، یہ اطمینان ہو جانے کے بعد کہ نقل میں جو غلطیاں وہ اصل سے مطابق ہونے کی وجہ سے ہیں، میں نے اسے معارف کو بھیج دیا تھا، اسکی اشاعت کے بعد جب میں نے خود اصل سے مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ گو چند غلطی کی ذمہ داری کاتب سفینہ اور کاتب معارف کے سر پر لیکن بیشتر غلطی نقل کرنے والے صاحب کی بے پروائی کا نتیجہ ہیں، تصحیح میں گل رعنا مصنفہ شفیق اور سفینہ عشرت مصنفہ درگاہ اس سے بھی مددی ہے، ان دونوں تذکروں میں بے دل کا حال بڑی حد تک سفینہ خوشگو سے لیا گیا ہے، اور جا بجا سفینہ خوشگو کی عبارتیں آگئی ہیں، بعض امور کے متعلق میں نے جناب ریاض حسن خاں صاحب خیال کے مشوروں سے فائدہ اٹھا لیا ہے، اور ان کا بہ غایت ممنون ہوں،

ان غلطی کی تصحیح حسب ذیل ہو:

صفحہ ۳۵ ترجمہ بیدل کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے (جو حذف ہو گئی ہے)

۱۔ عزالت نے عاشقہ سفینہ میں لکھا ہے، کہ میں نے مکر یہ شعر خود نصرت کی زبان سے سنا، اور وہ اپنے کو بے دل کا شاگرد کہتے تھے۔ دیوان مطبوعہ میں ایک غزل اس زمین میں ہو، لیکن یہ شعر نہیں، کلیات میں اس زمین میں غزل غالب نہیں، سوانہ میں بھی یہ شعر نصرت کے نام مندرج ہو،

بداں کہ خامہ سنبلستاں بگھا جیں سائے آستانِ پاکے ست و دل غنچہ مثال پرودہ کشائے حقیقتِ ایسا
 بوے محلِ نفیس کہ شگفتگی از جبین بہار آئینش گلشن گلشن بہ خود بالیدن داشت، و بزرگی از ذواتِ عرض
 کما لائق عالم عالم سامانِ دکان چیدن می اپناشت،

باید مشتق لب از مشک و گلاب تا گویم نام آن قدسی جناب

سامعہ را وقت گل چینی رسید نالائقہ را بمع حق مینی میدید

درویش پاشا و دماغ پوست تحت سرفرازی، بادشاہ (غائب) یہاں پر کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے،
فراغ تحت روان بے نیازی، ابر دربار، شکوہ آسمان کمال، (۶) خورشید آسمان و قار جہان قال و
مال، آئینہ منظر قدرت الٰہی جاے لبالب و قدرت لامتناہی، قبلہ لفظ و کعبہ معانی، کد خدائے سخن
و خداوند سخندانے،

مرزا بے دل کہ رہ نمانے سخن ست
پیغمبر و غوث و پیشوای سخن ست
یکتا ست در آفرین طرز کلام
بالتہ کہ بے سخن خدای سخن ست
نگہت گلستان و بوستان نذر شامہ سامعہ باد بہ استشام از احواش سعادت کمالش
دکذا، سطرہ اربعی سبقت کی بیت اول سیفینہ اور سیفینہ عشرت میں یوں ہی مصرع ثانی کے
الفاظ کی صحت میں اب بھی شک ہے،

اَللّٰہِ اَبَدِ قَدَرَتِ تَنْزِیْہِ مَقَامِ
عَبْدِ الْقَادِرِ نَمُودِ تَشْبِیْہِ نَامِ

سطر ۱۶ سکھراج راء، سکھراج،

صفحه ۳۵۹ سطر ۲۰ به قوت ریاضی بر ماضی و مستقبل روزگار اطلاع داشت، سطر ۱۲۲

اتخاب جزو زمان، سطر مغبش مزگاں ہے نم خامہ تحریر بود، سفینہ چہار عنفر مطبوعہ اور چہار عنفر
کے تین قلمی نسخوں میں ہے نم، لیکن جناب خیال کی رے میں، بانم یا پر نم ہونا چاہئے، بے نم سے

لا کھنے دنت
 غمیں دینا
 تیری ہی تعلیم
 ہم سب کا ہے
 چچی جب تک
 پیس کا اٹھارہ
 سر کرنے میں آئے
 خاموش رہے
 ہنسیا بزمِ شاد
 ہے اور شاد
 خیال

ان کے نزدیک پیچھے بھی مرجع ہے، سطر ۱۱، میرزاقلندر برادر اعیانی مرزا عبدالحق سطر ۴ ابادشاہ
داشت سطر ۱۰ غار منہ تب،

صفحہ ۳۶۰ سطر ۱۰ سر نہ ولا، جناب خیال نے اس کی جگہ سرمہ سا تجویز کیا ہے، سطر ۱۰ صحت نہ گردید
سطر ۱۰ گردن رعوت تارک ایتاقت، سفینہ میں اسی طرح ہے لیکن یہ صریحاً غلط ہے، سفینہ عشرت
میں اس مقام پر گردن رعوت برفک تافت، خوشگو نے غالباً اسی طرح لکھا ہوگا، سطر ۱۰ گذشتہ سطر
انفاس خوش سطر ۱۰ بوسے عجیب،

صفحہ ۳۶۱ ہنراز و قش سطر ۱۰ ضروریات راہ مدکار

صفحہ ۳۶۲ سطر ۱۰ یعنی بسر سطر ۱۰ میر کامگار سطر ۱۰ بہ سبب فرمائش، سفینہ میں "نبت فرد
جناب خیال کی رے میں" بہ سبب فروش، سطر ۱۰ بہ مزاج،

صفحہ ۳۶۳ سطر ۱۰ نگاہ سطر ۱۰ شادم الخ، یہ شعرا کی غزل کا ہے جو کلیات میں موجود ہے، قافیہ گاہ گاہ
ہونا چاہئے، سطر ۱۰ وہ زلزله آشفتگی بنیاد سطر ۱۰ از بدو شعور سطر ۱۰ واسطہ خود سطر ۱۰ پستہ سطر ۱۰ او
بادہ زبس زور نہ گنج در ظرف، سطر ۱۰ اگر خامہ،

صفحہ ۳۶۴ سطر ۱۰ درنگ و دو سطر ۱۰ دو ہزار، سطر ۱۰ عصا خرفے از آہن، سطر ۱۰ داشتہ سطر ۱۰ بولاس،
سفینہ میں ابولاس، یہ نعت تذکرہ میں کئی طرح آیا ہے، گل رعنا میں ابولاسی ہے اور منوہر سہا صاحب انواریم
دہلوی معلوم ہوا کہ یہ صحیح ہے، ابولاسی بہ داؤد مہبول ہے، سطر ۱۰، بسیار داشت، سطر ۱۰ چشم ہائے خجستہ، سطر ۱۰
سطر ۱۰ شش گره، سطر ۱۰ آہستہ و جدا جدا،

صفحہ ۳۶۵ سطر ۱۰ باز شدے سطر ۱۰ زیادہ گذشتہ، سطر ۱۰ داشتہ سطر ۱۰ میرزا علی از سر پائش
می بارید، سطر ۱۰ کہ بہ اصلاح غور پیش نیاز افتادست، یہ مصرع سفینہ، سفینہ عشرت اور گل رعنا میں یوں
ہے کہ بہ اصلاح عزیزانش نیاز الخ، اس طرح بھی صحیح نہیں معلوم ہوتا، جناب خیال نے اس مصرع کی

تین سیکس پیش کی ہیں (۱) کہ باصلاح غلط ریش بہانا (۲) کہ باصلاح خط و ریش بہانا (۳) کہ باصلاح خط و ریش دراز (۴) سطر ۱۳، تہ سر رشتہ،

صفحہ ۳۶۶، سطر ۲۰، قافیہ میں یاے معدود چاہئے، مزید تصحیح آئندہ ہوگی، سطر ۴ نیز نگ سطر ۴، چہ غزنی

چہ فیضی، سطر ۱۱، استاد اوی باشد سطر ۱۱، وراکیات میں وگرا

صفحہ ۳۶۶، سطر ۲، ہر گہ سطر ۳، چہ علم بہ حشت، سفینہ و سفینہ عشرت میں سیطرح، لیکن کلیات میں علم چہ و حشت

سطر ۳، چہ گوئے سطر ۴، چنان، سفینہ و رکیات دونوں میں اس طرح ہی چسپاں، سطر ۴، کتابت، سفینہ میں اسی طرح لیکن

جناب خیال کی رائے میں کنایت ہو تو عجیب نہیں لیکن گل رعنا کے مصنف نے جو کچھ لکھا ہے، وہ کتابت کا مویہ ہے، صفحہ ۳۶۶

سطر ۲، تجل کس، سطر ۲، درنگے بے اندازہ سطر ۲، یا ہزار، صفحہ ۳۶۶، سطر ۱۰، انفظ مسلم کے بعد کاتب نے عبارت ذیل حذف

کردی ہے، امید ہے، تاظم خاں گفت از قدما ہر کہ باشند بن آں حضرت ہفتہ شعر، صفحہ ۳، سطر ۴، ہیں قسم سطر ۴، گہ

صفحہ ۳، سطر ۴، نہایت رونے پانصد بیت سطر ۲، نگ لنگان بہ سر منزل سطر ۱، الب بد نہ، چہ بد عقیق سطر ۲، حفت

سطر ۱۲، چہ سطر ۳، چہ از سطر ۱۳، بر کہ بدل سطر ۱۳، مصرع کلیات میں یوں ہے، اور یہی صحیح ہے، کافا، چہ بار از کہ منز

کہ بدل سطر ۴، چنان، سفینہ میں صاف پڑھا نہیں جاتا، گل رعنا میں چہ ساں اس میں چوں کی جگہ خوں بھی ہے

اس مصرع کی صحت میں شک ہے، سطر ۶، مصرع ۲، گل رعنا میں یوں ہے، گل بد نہ چہ بود نامہ، از کہ زیار بیت ثانی کی

صحت میں بھی شک ہے، سطر ۱۱، ازاد نہ کردہ، سطر ۱۱، ہزار بیت، صفحہ ۳۶۶، سطر ۳، ہما، صفحہ ۳۶۶، سطر ۱۱، نشانہ

کلیات میں نشانہ سطر ۱۱، خلقت سفینہ میں خلوت، کلیات میں خلقت، سطر ۱۱، نہ پیش، کلیات بہ پیش صفحہ ۳۶۶، سطر ۲

بگل سطر ۱۱، مصرع ۱، صفحہ ۳۶۵، سطر ۴، جان حبیب سطر ۱۱، ہرات، سفینہ میں ہرات کو کاٹ کر ہرات بنا دیا ہے، وصال ہرات

ہے، سطر ۱۱، زبان ہاست سطر ۱۱، بیت از قصائد، صفحہ ۳۶۶، سطر ۴، ہر بیت نظر، گزشت سطر ۱۱، نفاق و حد سطر ۱۱، و

تغافل، سطر ۱۱، آخر میں یہ الفاظ کاتب نے حذف کر دئے ہیں، اس اشعار از آں جاست، اس کے بعد

اشعار ہیں جن کی تعداد کم و بیش ۳۰۰ ہے،

